© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصریحات

چند ہفتے پیشتر عربوں اور اسرائیل کے درمیان جنگ نے پاکستان کے مسلمانوں کو اسی طرح مضطرب اور بے چین کر دیا جس طرح ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک وہند کے درمیان ہونے والی جنگوں میں بےچین اور مضطرب ہوئے تھے۔ عرب اسرائیل جنگ میں پاکستان کے عوام نے جس طرح عرب مسلمانوں سے اپنی محبت، اخلاص اور وابستگی کا مظاہرہ کیا ہے، اس نے ایک دفعہ پھر یہ بات واضح کر دی ہے کہ مسلمان چاہے کسی خطۂ ارض ہی میں کیوں نہ بستے ہوں، وہ ایک جسم کی حیثیت رکھتے ہیں کہ جب اس کے کسی عضو کو تکلیف پہنچے تو دوسرے اعضا اس کی تکلیف کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

یہ الگ بات ہے کہ اس وقت مختلف استعماری قوتوں اور ملحد طاقتوں نے امتِ رسولِ عربی کو مختلف قطعاتِ ارض میں تقسیم کر رکھا اور متعدد قومیتوں میں بانٹ رکھا ہے جس کے سبب پوری کائنات کے مسلمان ایک ہونے کے باوجود ایک نہیں ہو سکتے۔ اور کوئی شخص اس میں شبہ نہیں کر سکتا کہ مراکش سے لے کر فلپائن کے جزیروں تک کے عوام مسلمان اب بھی ایک اکائی کی مانند ہیں اور ان میں کوئی دوئی اور بُعد نہیں۔ لیکن مختلف اسلامی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ملکوں کے سربراہوں نے اپنے مفادات کے لئے ان کی اکائی کو اور وحدت کو پارہ پارہ کر رکھا ہے، جس کے نتیجہ میں ان کے مفادات تو الگ رہ گئے، خود مسلمانوں کے مفادات مکمل طور پر مٹ چکے ——— اور مٹ رہے ہیں۔

کیا اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش ہے کہ اگر اس وقت عالم اسلام مکمل طور پر یکجا ہوتا تو اسرائیل یہ کامیابیاں حاصل نہ کر پاتا جو سے ۱۹۶۷ء اور اب سے ۱۹۷۳ء کی جنگ میں اس نے حاصل کی ہیں۔ اس طرح شاید آج مشرقِ وسطیٰ کا نہیں بلکہ ایشیا اور افریقہ کا نقشہ ہی کچھ دوسرا ہوتا اور اس وقت عالم اسلام نہ صرف دنیا کا تیسرا بڑا گروپ شمار کیا جاتا بلکہ حقیقی طاقت قوت اور دنیا کا توازن اس کے قبضے میں ہوتا کہ دنیا کے تین بڑا عظموں پر قابض اور اس کے آبی، فضائی اور بری راستوں کا یہ مالک ہے اور اس کے پلاد ودولت کے سرچشموں سے مالا مال اور ان کی زمینیں زرخیزی اور شادابی میں بے مثال ہیں اور جہاں تک افرادی قوت کا سوال ہے، ساری دنیا میں سب سے زیادہ جنگجو پیدا کرنے والے خطے اسی میں واقع ہیں اور شدتِ سکان کے لحاظ سے دنیا کا کوئی خطہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

آج ضرورت صرف اسی جذبے اور احساس کو بیدار کرنے کی ہے کہ عالم اسلام کے مسائل اس کے بغیر حل ہو سکتے ہیں اور نہ اس کے بغیر مسئلہ حل ——— اور اگر اس احساس کو بیدار کر لیا جائے اور اپنی تمام قوتوں کو یکجا کر کے ایک نئے عالم کی تعمیر وتکمیل کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا کے دونوں بلاک عالم اسلام کا احترام کرنے پر مجبور نہ ہو جائیں۔

© rasailojaraid.com